

شام کے

الفضل

۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء

کاھوا

حکومت باطلہ کی تائید یا اسلام کی؟

دشمنانِ امریت اگرچہ ان کا خود اپنا عمل مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کی بین شہادت پیش کرتا ہے کہتے ہیں مسیح موعود علیہ السلام نے انگریز کی حکومت یا ملکہ کی تائید کی ہے۔ اس میں ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز انگریز کی حکومت یا ملکہ کی تائید نہیں کی بلکہ آپ نے حضرت اسلام کی تائید کی ہے۔ اسی وقت اسلام کو امن کے زمانہ کی مزدورت تھی۔ مسلمان خود ایسا زمانہ پیدا کرنے کے ناقابلِ پوچھتے تھے۔ ان کی حکومت اور سلطوت کے پرچھے آؤ چکے تھے۔ اسلام کی حالت ایک یتیم کی سی ہو چکی تھی۔ حضرت سید احمد بریلوی اور ان کے ساتھی شاہ اسماعیل جو ۱۲۳۲ھ میں بالاکوٹ میں شہید ہو چکے تھے۔ کچھ ان کے ساتھی ان کے فیصلہ کے خلاف انگریز سے اچھے گئے۔ انہوں نے بے شک بڑی قربانیاں دیں۔ مگر یہ سب کچھ اس فیصلہ کے خلاف تھا۔ مسلمانوں کی حالت اور بھی بدتر ہو گئی۔ ۱۲۵۵ھ کے حادثے نے ان کو اور بھی نیچے گرا دیا۔ دردمندوں کے دل تڑپ اٹھے۔ سرسید نے دنیاوی نقطہ نظر سے مسلمانوں کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ لیکن اسلام اور مسلمانوں کو جو گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مغرب نے تلوار کی تخت کے بدعینی فتح کا آغاز کر دیا تھا۔ ایک طرف نیا فلسفہ نئے نئے علوم سے اسلام پر حملے پہنچے تھے۔ دوسری طرف عیسائیت اور آریہ مت نے یوریشیاں شرمودا کر دیں۔ اسلام ہر طرف سے پورا پورا دشمنوں کے ترسے میں گھر گیا۔

دشمنانِ امریت اس کا اشارہ حضرت سید احمد بریلوی سے کرتے ہیں۔ اور پھر سرسید نے بھی اپنی عقل خدا داد سے اس کو بجانب لیا تھا۔ مگر یہ ایک انقلاب کا زمانہ تھا۔ مسلمانوں کی ذہنیت میں یہ ایک عظیم الشان انقلاب کے برپا کرنے کا وقت تھا کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے زستارہ کے اس کی تکمیل ممکن نہ تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مبعوث فرمایا۔ مسلمانوں کی تلوار کند ہو چکی تھی حکومت جاتی رہی تھی۔ انگریزوں کا تسلط و امن پھیلا رہا تھا۔ مگر اسلام کی فوجوں کا ایک نیا دروازہ کھل گیا تھا۔ اس وقت امن کی مزدورت تھی۔ انگریزوں نے کسی پوری کردی تھی۔ علم کے ذریعہ اسلام کو تمام مذاہب تمام فلسفوں تمام مدرسے ہائے فکر کے مقابلہ میں غالب کرنے کا موقعہ تھا۔ انسانی ذہنوں میں وہ سکون آچکا تھا۔ کہ وہ غور و فکر کرتے سوچتے۔ فغا میں ہر قسم کے خیالات اڑنے لگے تھے۔ اسلام کو ایسا فکر زندگی پیش کرنے کا اس سے بہتر اور کونسا موقعہ تھا۔ یہ لاکھ لاکھ فی الدین کا زمانہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا۔ انگریزوں کو اس کے ہاتھ میں محض ایک آلہ کار تھا۔ ایسے موقعے کو بجا آجیٹیشن سے تیار کرنے میں کہاں کی عقلندہ تھی مسیح موعود علیہ السلام نے اس ذریعہ موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دینا تھا۔ وہ اس کو طویل کرنے کے خواہشمند تھے۔ تاکہ اسلام کا بیج تمام دنیا میں لایا جاسکے۔ یہ بیج ہونے کا زمانہ تھا۔ تاکہ وہ فصل تیار ہو۔ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا تھا۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدى
و دین الحق لیظہرہ علی الدین
صلوہ

حضرت سید احمد بریلوی کی شہادت سے لے کر اب تک کی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالو۔ دیکھئے۔ ایک طرف علماء کا وہ گردہ ہے جو طاقت کا پرستار ہے۔ جہاد باسیف کا وہ ہے۔ ایک طرف سید احمد بریلوی کا فتوے سے کہ انگریز کی عمل داری میں اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی آزادی ہے۔ سرسید اور اس کے ساتھیوں کا فتوے سے کہ انگریز سے نہ اچھو۔ اپنی دنیاوی حالت کو سنبھالو۔ آخر میں مسیح موعود

علیہ السلام کا فیصلہ ہے۔ کہ امن کو قائم رہنے دو۔ اسلام کے لئے تمہیں جہاد کو تبلیغ سے اسلام کو کل اویان پر غالب کرو۔ سوچئے کیا جہاد باسیف کے مایوں نے کچھ کیا؟ ہاں مٹن کام منور کیا۔ تمام زمانے کو اسلام سے مدین کرانے میں مدد دی۔ اسلام کے روشن چہرے کے تاریکیوں کے پردوں میں چھپایا۔ انہوں نے باتوں کے خواب میں دیکھتے رہے۔ انگریز کا تسلط بڑھتا ہی چلا گیا۔ اس کی قوت زیادہ ہی ہوتی گئی۔ اسلامی دنیا زیادہ سے زیادہ اس کی زنجیر میں جکڑتی چلی گئی۔ سرسید نے اپنے زاویہ نگاہ سے امن کے زمانہ کا پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اس نے مسلمانوں کے لئے نئے علوم کے حصول کے دروازے کھول دیئے۔ نئے مسلمانوں کے دنیاوی معاملات پہلے سے بہتر ہو گئے۔ مگر ساتھ ہی اسلام پر نئے حملوں کے راستے بھی وسیع ہو گئے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے بھی امن کے زمانہ کا فائدہ اٹھایا۔ اس نے تمام جہادنی سبیل اللہ کیا۔ اور تمام حملہ آوروں کے موہہ موڑ دیئے۔ اس نے اسلام کے بیرونی اور اندرونی دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ عیسائیت کے پرچھے اٹھا دیئے۔ حالانکہ وہ حکمران قوم کا دین تھا۔ عیسائیت کے مذکورہ صرف قرآن کی تیسیم کے مطابق عبادت مکرہوں میں سے ایک بشر اور محض نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ثابت کر کے اور آپ ہی قرآن کی نشاندہی کر کے موجودہ عیسائیت کی جڑ ہی اکھاڑ دی۔ فلسفیوں اور سائنسدانوں کے مفروضات کو اسلام کی تعلیم کے سامنے بچھ بنا دیا۔ اسلام کے خدا کو زندہ خدا۔ اسلام کے رسول کو زندہ رسول اور اسلام کی کتاب کو زندہ کتاب ثابت کیا۔ یہی نہیں بلکہ عیسائیت اور سائنس و فلسفہ کے گناہوں پر حملہ کیا اور ان کا عمامہ کر لیا۔ آج ہم کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے شاگرد دنیا کے کئیوں پر پوچھ گئے ہیں۔ اور ہر گھر میں باری تعالیٰ کی زندہ توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ رسالت کا پیغام دے رہے ہیں۔ ہر ملک میں اسلامی امن کھول رہے ہیں۔ نیچے بیچے کو قرآن کریم کی آیات سنار ہے ہیں مگر جہاد باسیف کرنے والوں نے کیا کیا؟ ہاں انہوں نے بھی بہت بڑا کام کیا۔ مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے لکھے۔ اس کو انگریزوں کا ایجنٹ اور پٹھو قرار دیا۔ جہاد منسوخ کرنے والا بیان کیا۔ حکومت یا ملکہ کی تائید کرنے والا ٹھہرایا عوام کو اس کے اور اس کی جماعت کے خلاف بدظن کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور خرچ کر دیا۔ حکومت سے اذیت قرار دلانے کے لئے قراردادیں منظور کیں۔ اس کی جماعت کا بائیکاٹ کیا۔ ایذا میں دیں برادر یوں سے نکلوا۔ مملوں سے بدر کیا۔ ماما پیا ان کے چلے درہم درہم گئے۔

آخر مولوی محمد حنیف صاحب ندوی ہمیں یہ قوت بتائیں کہ انہوں نے خود اسلام کے لئے کونسی تلوار چلائی؟ اور ذرا یہ بھی بتائیں کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اگر حکومت یا ملکہ کی تائید کی تھی تو حکمران قوم کے خدا کو ذات یا فخر کیلئے ثابت کیا تھا؟ خود مکہ و کتبہ کو کیوں نکھاتا تھا کہ تو مردہ خدا کو پوجتے ہے۔ اسلام کی دعوت اس کو کیوں دی تھی پھر بتائیں کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام نے حکومت یا ملکہ کی تائید کی تھی تو یہ کس طرح ہوا؟ کہ اس کا ایک شاگرد یو۔ این۔ ا۔ جی میں مجلس میں اسلام کی آواز بلند کرتا ہے۔ یہ کس طرح ہوا؟ کہ انگلستان کی شہزادہ کی شادی ہوتی ہے۔ تو جہاں دوسرے ملک اسکو تختے دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کو قرآن کریم کی مدد شپس کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اس نے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ یہ کیا ہے حکومت یا ملکہ کی تائید ہے یا اسلام کی تائید؟

بے شک مسیح موعود علیہ السلام نے انگریز سے تعاون کیا۔ مگر کس لئے؟ کیا چند زمین کے مرچھے لینے کے لئے ہمیں دکھانے کہ وہ مرچھے کہاں ہیں؟ کیا خطاب کے لئے؟ کہ کون خطاب آپ نے کیا؟ انگریز سے حاصل کیا؟ بے شک آپ نے انگریز سے تعاون ہی البر کیا۔ کسی مہارت یا نفاذ کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے لئے۔ اسلام کی فتح کے لئے اسلام کی نشاندہی کا بیج ہونے کے لئے امن کے زمانہ کی ضرورت تھی۔ اس میں بڑی سختی تھی۔ اور انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ اور انہوں نے باطل کے خواب دیکھنے میں کھو دیا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کے اس زمانے سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اور اس عظیم الشان درخت کا بیج پودیا۔ جو اللہ انگیٹا بڑے سے گا اور پھیلے گا۔ یہاں تک کہ تمام دنیا کی مسیح و رسول کو اپنے سایہ میں لے لے گا۔

مولوی صاحب کچھ تو انصاف کرو کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ اگر آپ خود کچھ نہیں کرتے تو دوسروں کو تو کرنے دو۔ آپ بیشک ہم کو انگریزوں کا بچھو انگریزوں کا ایجنٹ حکومت یا ملکہ کی تائید کرنے والا کچھ نہ کہہ سکتے ہیں۔ ہمیں خلاف نفرت پھیلانے۔ ہمیں اقلیت قرار دلانے کے لئے قراردادیں منظور کرانے کے اجباروں میں شائع کیجئے۔ ہمارے قتل کرنے کے لئے قانون میں گنجائش کھول دینا۔ گورنر دیکھئے اس طرح آپ ہم کو ہرگز شکست نہیں دے سکیں گے۔ ہمیں نہیں مسامحہ کیے۔ آپ جتنا زیادہ ایسی حرکتیں کرتے ہیں جتنا زیادہ ہم پر تمہیں بانٹتے ہیں۔ اور جتنا جتنا زیادہ ہمارے بظرافت جھوٹی باتیں بناتے ہیں۔ اور جتنا جتنا جتنا زیادہ ہماری نسبتیں زیادہ ہمارے لئے باعث اذیت و ایذا دیا جائے۔ اتنا ہی زیادہ ہم آپ کے کردار کو کھانا معین صداقت کے کردار کے قریب محسوس کرتے

مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کو بچھو انگریزوں کا ایجنٹ حکومت یا ملکہ کی تائید کرنے والا کچھ نہ کہہ سکتے ہیں۔ ہمیں خلاف نفرت پھیلانے۔ ہمیں اقلیت قرار دلانے کے لئے قراردادیں منظور کرانے کے اجباروں میں شائع کیجئے۔ ہمارے قتل کرنے کے لئے قانون میں گنجائش کھول دینا۔ گورنر دیکھئے اس طرح آپ ہم کو ہرگز شکست نہیں دے سکیں گے۔ ہمیں نہیں مسامحہ کیے۔ آپ جتنا زیادہ ایسی حرکتیں کرتے ہیں جتنا زیادہ ہم پر تمہیں بانٹتے ہیں۔ اور جتنا جتنا زیادہ ہمارے بظرافت جھوٹی باتیں بناتے ہیں۔ اور جتنا جتنا زیادہ ہماری نسبتیں زیادہ ہمارے لئے باعث اذیت و ایذا دیا جائے۔ اتنا ہی زیادہ ہم آپ کے کردار کو کھانا معین صداقت کے کردار کے قریب محسوس کرتے

مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام اور جماعت احمدیہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی ایک نئی دلیل

(رقم فرمودہ حضرت امیر محمد مسیح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت کے بعد اپنے عیسیٰ جیسے عورتے حلت میں اور حلیت میں تخریباً اور تقریباً عزم پر طرح اور ہر وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید - حدیث شریف - اصحاب صحابہ اور کاروانوں کی راہیں پیش فرما کر اس مسئلہ کو ایسا واضح کیا جس سے پتہ چلے کہ وہ صحت ممکن نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی یقینی زندگی ملا دی ہے کہ اب اگر ساری دنیا کے مولوی مل کر لاکھ شورشیاں اور سرٹے لکھ لکھ کر ہزاروں بھی بجائیں تو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام انشاء اللہ قیامت سے پہلے آنکھ نہ کھولیں گے کیونکہ

ابن مریم مرگے حق کی قسم داخل جنت بڑا ذرہ محتسب

مسئلہ وفات مسیح کی اہمیت

حضرت نے اس مسئلہ پر اتنا زور دیا کہ اس لئے کہ موسوی مسیح کی موت میں محمدی دین کی زندگی - اور موسوی مسیح کی زندگی میں محمدی دین کی موت ہے۔ مثلاً آج اگر ہندوستان اور عظیم ہندوستان کے ہندو مسلمان یہ عقیدہ تسلیم کریں کہ عیسائیوں کا زندہ نہ ہونے بلکہ فوت ہو چکا ہے اور اب اس نے آسمان سے نہیں اترنا اور آنے والا موسوی نہیں بلکہ محمدی ہے تو کس قسم سے کوئی عیسائی کسی مسلمان سے یہ کہہ سکتا ہے کہ مسیح جھٹکا گیا ہے اور نہیں سو سال سے ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ایسا ساکت و صامت سوراہا ہے کہ کدو بھی نہیں بدلتا۔ وہ پہلا خالق اور مالک اور لائق و دستگیر ہو سکتا ہے؟ اور کیا مسیح کو مردہ مان کر پھر اس کے نام کی سادھی کے لئے لگجوں میں گھسنے لگا جائے گا؟ نہیں اور پرکھ نہیں۔

نہیں ہوئی۔ کیونکہ کوئی نوح محسن و فیض میں مشغول رہ کر کامیابی کا سہ نہیں دیکھ سکتی، اس لئے کہ دشمن کا ملک محسن و فیض یعنی مدافعت سے نہیں ملتا اور قیس بھی جارحانہ اقدام سے فتح نہ کرتا ہے حضرت علیہ السلام نے مدینہ پر حملوں کے دفاع سے کدو فتح نہیں کیا بلکہ مدینہ پر دس ہزار قندوسوں کی کھوج کر کے اسے حاصل کیا۔

پس اگر ہم اپنی طاقت و مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دینے میں خرچ کریں گے تو زیادہ سے زیادہ ان کے حملہ کو ناکام بنا دیں گے۔ لیکن وفات مسیح پر زور دینا منافقہ نہیں بلکہ جارحانہ اقدام ہے جس کا نتیجہ ہوگا کہ مخالف کا ایک بہت مضبوط اور احمق قلعہ ہو جائے گا اور یہی حکمت ہے جس کی وجہ سے خدا کا فاتح جبریل عظیم اس مسئلہ پر زور دے کر حملہ آمد کی صورت میں کام کرتا رہا اور اسی وجہ سے اسے غیر متوقع کامیابی حاصل ہوئی۔ ہمارے بہت سے انگریزی خوان دوست جو عربی خوان طلیقہ اور ساجد کے دائرہ اور عربی درسگاہوں کے احاطہ اور عوام کی چار دیواری سے باہر ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ اب کون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھتا ہے؟ یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے ہر ایک میں لاکھ ایسے اشخاص ہوں گے جو انگریزی تمدن اور نئی تہذیب اور خیالات کی آزادی کے حامل ہوں گے۔ انہیں چھوڑ کر باقی تقریباً تمام لوگ باواسطہ یا بلاواسطہ خاندانوں سے وابستہ ہیں اور پرانے خیالات والے امراء کے زور اثر میں۔ اس لئے بحث و مباحثہ میں یہ جواب سن کر کہ ہمیں کیا ہے مسیح فوت ہونا زندہ نہیں تو مرزا صاحب کی صداقت سے متعجب نہ ہوں گے۔

مسیحین سمجھتے ہیں کہ اب اس میدان میں دشمن کا تقاضا نہیں کرنا چاہئے۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ ہمیں کبھی وفات مسیح کے مسئلہ کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ اور یہ مسئلہ جھٹکا گیا حملہ ہے دشمن پر اور حملہ میں کامیابی کا نتیجہ ایک یہ ہوا کرتا ہے کہ دشمن میں کسی بات کے لئے بھی تائب و مقابلاً نہیں رہتی۔ اس لئے وہ اہل باطنوں میں بھی ہمت ہار جاتا ہے۔ اور وہی مسائل نبوت اور کفر و اسلام وغیرہ

سب اسے ایسے سمجھ لیا جاتا ہے جیسا کہ ایک لکھو کہ جب کسی قابل و کل کی زبردست جرح سے گھبرا جاتا ہے تو فرنگی اس کی گواہی پریشان باتوں کا مجموعہ بن جاتی ہے اور پھر وہ کسی مرحلہ پر بھی تسخیر نہیں سکتا۔

پس جب کبھی گفتگو ہو۔ ہمیں اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہئے۔ اور اگر دشمن کہے کہ ہمیں اس مسئلہ سے کیا واسطہ کہ مسیح زندہ ہے یا مردہ؟ تو اسے کہہ دیجئے کہ اس واسطہ نہیں ہے اور ضرور ہے۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہے اور آسمان پر ہے تو مرزا صاحب جھوٹے اور ہم کسی زمین میں پیدا ہونے والے مسیح کو مان نہیں سکتے۔ علیہ السلام کو مانیں گے جو ہمیں دو پہر کے وقت دمشق کے سفید منارہ کی چوٹی پر دور سے جیل گرفتار سے پورا انسان بن کر ڈونڈ چار دیواری پر دو روز مشنوں کے کندھوں پر سہارا دیتا ہوا آسمان آسمان اترے گا۔ لیکن اگر وہ فوت ہو گیا ہے تو یقیناً یاد رکھو کہ حدیثوں کے مطابق آسمان اور زمین کا ایک فرقہ ہے اور وہ مرزا صاحب ہی ہیں کیونکہ وہی ایسے اس منصب کے درجے میں چاہئے قبول کر دیا جائے اور دود۔

پس اس مسئلہ پر گفتگو کو اور ضرور دود اور مخالفت مزاد چھپا چھڑا کرے مگر گھر گھر لکھے اسے اس لئے آؤ۔

وفات مسیح ثابت کرنے کے فوائد

میں سچ کہتا ہوں کہ اس بحث میں بہت سے فوائد ہیں۔ مگر گھر سے کم ایک یقینی فائدہ یہ ہے کہ ایک مخالف عالم جو قرآن اور حدیث کی تمام باتوں پر ایمان رکھنے کا مدعی ہے جب وفات مسیح کا قائل ہو جائے تو دل میں طبعاً پہلا سوال اسے یہی پیدا ہوگا کہ جب موسوی مسیح ہو چکا ہے کیونکہ وہ مارتا ہے اس کو قرآن سرسبز فرمایا حدیثوں میں تو اتر کے ساتھ جس مسیح کے آنے کی امت کو خوشخبری دی گئی ہے وہ وہ موسوی امت کا ایک فرد یعنی محمدی مسیح ہوگا۔ اور پھر چونکہ میرے آقا کے مسلمانوں کو یہ دعویٰ نظر نہ آئے گا۔ اس لئے عقول پر ہی کسی حد جہد کے بعد وہ بھی میری طرح میرے آقا کا غلام بن جائے گا۔ جو عالم اپنے عقول میں محفوظ مٹھا اور ہم اس پر حملہ آور نہ ہوں بلکہ وہ دور سے ہمارے قلعہ پر ختم نبوت اور کفر و کلام و نظریہ وغیرہ مسائل کے ذریعہ حملہ آور ہو اور جاری پریشانی صرف مدافعت نہ ہو تو ہمارے جوانان تو وہ کس قدر ہی مضبوط کیوں نہ ہوں زیادہ سے زیادہ یہ کام کریں گے کہ ہمارا قلعہ وہ فتح نہ کر سکیں اور بس۔ اور اگر اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوگا۔ مگر علماء نفس اس کی طرف ہمیں راہ نمائی

کرتا ہے کہ روکے ہوئے حملہ آور کو وہ ضعف لاحق نہیں ہوتا جو میدان سے صفا کے ہوئے مغلوب کو پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضور کے سچے متبعین کا فرض ہے کہ وہ حضور جیسے عزم کے ساتھ اس مسئلہ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور ہر مسلمان کو وفات مسیح کے مسئلہ سے آگاہ کریں۔ وود حیات مسیح کے غلط مسئلہ سے متخوف کرنے کی کوشش کریں ذیل میں یہ خاکہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے واقعے سے ادلسا سبھی کفش برادر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی ایک نئی دلیل پیش کرتا ہے جو ابھی تک میرے علم میں ہمارے علم کلام میں استعمال نہیں کی گئی۔

تہمدی نوٹ

اس دلیل کے متعلق پہلے ایک تہمدی نوٹ لکھو گا پھر اصل دلیل درج کروں گا۔ وہ نوٹ یہ ہے کہ غیر احمدیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل درود خود دنیا میں رہائش رکھیں گے جن میں سے ایک رہائش تو وہ آج سے انہیں ہوس پشتر دنیا میں رکھ چکے ہیں جبکہ وہ ملک نام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے اور ۳۳ سال یا کم بیش دنیا میں رہ کر زندہ دوسرے آسمان پر چلے گئے۔ اور دوسری رہائش ابھی ان کی باقی ہے جبکہ وہ کچھ عرصہ کے بعد آسمان سے اتریں گے اور چالیس برس تک دنیا میں حکومت کریں گے اور پھر فوت ہو جائیں گے اور پھر قیامت کے دن باقی مردوں کی طرح دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہوں گے عرض غیر احمدیوں کے نزدیک دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی در زندگیوں میں جن میں سے ایک زندگی گذر چکی ہے اور دوسری ابھی آتی ہے۔ اب میں دونوں زندگیوں کے متعلق وہ انعام الہی لکھتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خدا کی طرف سے غیر احمدیوں کے نزدیک ہونے یا ہونے والے ہیں۔ (باقی دوسرے صفحہ)

دوسرا خواصت دعاء

ہمارے امیر جماعت صوبہ ہریانہ محمد خان صاحب کے بچپن سے شعلہ کیمیل پور میں ایک محلک امرا میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح میرے ایک عزیز بھائی احمد کے نام میں ایک خطرناک عہدہ نکلا ہوا ہے جن کا چند دنوں سے رہائش کی جگہ ہے احباب ہر دور صحابہ کی صحبت کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ عبد اللہ شعلہ کیمیل پور

اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کی غیرت مجھے نے حد محبوب ہے

(زنجبار کا ایک ذمی اثر مسلمان)

از مولوی نور الحق صاحب انور واقف زندگی مسلخ مشرقی افریقہ

کی۔ اس کا جواب جن لوگوں نے دیا وہ احمی تھے۔
 رسالہ *Mapany ya Mungu* کے صفحات اس کے جواب کے لئے وقف کر دیئے گئے۔ اور براہِ روم امری بیدی ہمارے افریقین احمی مسلخ کا قلم اس وقت تک نہ رکھا۔ جب تک کہ یہاں کا تمام حساب چکانہ دیا۔
 اسی سلسلہ میں ذیل کا خط بھی دیکھئے پڑھا جائے گا۔ جو ہماری طرف سے شائع شدہ ایک مضمون سے متاثر ہو کر زنجبار کے ایک ذمی اثر مسلمان شیخ عبد اللہ صاحب نے ہمارے مسلخ کو لکھا ہے۔ اصل خط سوانحی زبان میں ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔

از زنجبارہ ارگت سفارہ

مخترم مولوی جلال الدین صاحب قمر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے مضمون میں غالب ہوتا ہے پر ہمارا کہہ دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ جڑائے خیر ہے۔ اور ان تمام کو گنہگار جو حق کی حالت میں کمر بستہ ہیں۔ اگرچہ میں احمدیوں کی بعض باتوں سے اتفاق نہیں رکھتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اور اس کے مقدسوں کے سامنے اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حالت اسلام کے خطے احمدیوں کی غیرت مجھے بے حد محبوب ہے۔ احمی قطعاً اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ اسلام کے خلاف کچھ کہا جائے۔ اور جب تک اس قسم کے آدمیوں کو فحش نہ کر لیں وہ نہیں بیٹے۔ خصوصاً افریقہ کے میاں ایٹل کو آڑے ہاتھوں لینے میں انہوں نے کمالی جرأت دکھائی ہے۔ جنہوں نے لیفٹننٹ وکینز سے اسلام کے خلاف اپنا قلم وقف کر رکھا ہے اور اسی کام کو اپنی عبادت سمجھ رکھا ہے۔

آپ ان کے تقاب سے مرگ نہ کریں۔ اور ایسا بھیج کر کہ ان کا سانس لین و سزا ہو جائے۔ خدا کی قسم آپ ہی غالب آئیں گے۔ کیونکہ ان لوگوں نے تو باطل کو شہرہ دار سمجھ رکھا ہے۔

جاء الحق وذهب الباطل
 ان الباطل کان ذھوقا
 یا ایھا الذین امنوا ان
 تصصروا لیلۃ یومئذ
 اقدامکم

محمدی دلی خدائش ہے کہ آپ میرا اسلام مخترم شیخ مبارک احمد صاحب کو پہنچا دیں۔ اسی طرح

غیر حاکم میں احمی کس طرح اسلام کی نفی میں کمر بستہ و تیار رہتے ہیں۔ اور بیانیہ کے حملوں کا کس طرح جو اغزوی سے جواب دیتے ہیں۔ اسی سوال کا جواب متعدد بار ان لوگوں سے ملتا رہتا ہے جو اکثر احریت کے خلاف زہر پکانی کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ لیکن اس حقیقت منوشال کو چھپا رکھا ان کے بس کا روگ نہیں۔ وہ باقی احریت اور احمدیوں کو لاکھ بنا کہیں۔ ان کے دل پلٹنے میں کہ جب اسلام کی ممانعت کا سوال پیدا ہوتا ہے جب اسلام پر مخالفت کے بدل گھٹا ٹوپ آتے ہیں۔ تو یہی لوگ بے قرار ہو کر اٹھتے اور اپنی پوری قوت و طاقت دین خیر الامان کو بچانے میں صرف کر دیتے ہیں۔

حایا میں شکریت نے جن خطوں کو خاص طور پر اپنا موضوع رکھے لئے جانا ہے۔ ان میں افریقہ اول نمبر پر ہے۔ وہاں کے سادہ دل لوگوں کو اپنے دامن تزدیر میں چسپانے کے لئے ان لوگوں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ اسلام کے خلاف اعتراضات کا ایک انبار لگا دیا اور ہزاروں صفحات اس فرض سے سیارہ کر دیئے کہ اسلام کے حسین چہرے کو بدنامی ثابت کی جا سکے۔ وہاں کے مسلمان جن میں ہزاروں عرب بھی ہیں۔ یہ سب کچھ ایجا آنھوں سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ان میں فقہ ان احساس ہے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جس نے گھر کو آگ لگی ہوئی ہو لیکن وہ اپنی مٹا گراں مایہ کی ٹکڑی بجائے اپنے بہت خیالات میں غلطی دیکھتے ہوئے۔ تا آنکہ آگ اسے بھی بھسم کر دے۔ ان چند بے قرار دل میں جو قلعہ اسلام پر گیس کی بمباری کو نظر نشوونما سے دیکھتے اور بے قرار ہو کر اپنی پوری ہمت سے اس کی مدافعت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اسلام کو نزعہ اعلا میں گھرا دیکھ کر ان کو سب کچھ بھول جاتا ہے حتیٰ کہ اپنا نفس بھی بھول جاتا ہے۔ اور صرف ایک ہی چیز ان کے دماغ میں ہوتی ہے کہ

کہیں اسلام کے چہرے پر آئینہ نہ آئے
 مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہیں جب میں ٹورا میں لوہار تھا وہاں کے ایک مقامی سیمیٹن کی طرف سے ایک حملہ ان کے بطن کی *Jesus and Mohammed* کی شکل میں ہوا۔ جہاں میں انہوں نے حضرت عیسیٰ و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر و اعظم ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ابھی اسلام کے چہرے پر آئینہ نہ آئے
 مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہیں جب میں ٹورا میں لوہار تھا وہاں کے ایک مقامی سیمیٹن کی طرف سے ایک حملہ ان کے بطن کی *Jesus and Mohammed* کی شکل میں ہوا۔ جہاں میں انہوں نے حضرت عیسیٰ و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر و اعظم ثابت کرنے کی کوشش کی۔

گنڈاتا اور دوسری زندگی کے احسانات سے بالکل خاموش ہو جاتا۔ یہ ہمارے علم و خیر اور حکیم مطلق خدا کی شان کے بالکل منافی ہے۔
 تعالیٰ اللہ عما ینصون۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی ایک برسی ہی دلیل ہے کہ مسودہ ہندو کے آخری رکوع سے قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مکالمہ کا ذکر فرماتا ہے جو اس کا مسیح سے ہو گا۔ جو مکالمہ ان تمام انعامات سے بھرا پڑا ہے جو خدا نے مسیح پر کئے۔ مگر یہ سب کے سب اس کی فلسفنی زندگی کے ہیں جو انیس سو سال قبل ختم ہو چکی ہے۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کے کوئی اور زندگی بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کے انعامات بھی مسیح کو جاتا۔ یہ اس لئے ہے کہ مسیح نہیں کی کہ اس کے علم میں مسیح کی صفت ایک ہی زندگی ہے دوسری نہیں اور جب ہمارے خدا کے علم میں مسیح کی صفت ایک ہی زندگی ہے تو ہم کیسے جاہل ہوں گے کہ ہم اس کے لئے دو زندگیوں تجویز کریں۔ رہا حدیثوں میں وہ حال یا جو جہاں جو کے قتل کا ذکر سوہ سب انعام مسیح محمدی پر ہونے والے ہیں نہ کہ مسیح موسوی پر۔ دوسرے سادہ مادہ میں ان انعامات کا بھی ذکر ہوتا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

درخواستہ دہا

(۱) میں جنیوٹ سے ہو جو گر بیڈ میں ترقی ہو نیکے تبدیل ہو کر مغلیہ روہ کشیش پر جا رہا ہوں اور اپنی دعا فرمائیں کہ خداوند کریم جلد مزید ترقی دے کہ چہرہ کو لے نزدیک آنے کی توفیق عطا فرمائے۔
 مرزا عبد المسیح ہندو کشیش ماسٹر جنیوٹ (۲) میرے بھائی جان کریم المکارم صاحب بیٹ مہنڈی درو کے باعث کیا نڈ مڈھی ہاسپٹل راولپنڈی میں زیر علاج ہیں احباب صحت کا دیکھنے دعا فرمائیں
 خاکر محمد امجد راولپنڈی
 ۳۰ دہرے والد محمد مرم باوجود اسٹی صاحب چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں
 خاکر عبد اشکور ایٹاوی جنیوٹ

۲۲ دیگر احباب کو بھی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ٹورا کے سفیوں کے ساتھ اس معاملہ میں ایک ہو کر میاں ایٹل کے اس فتنہ کو کچلنے کی سعی کریں گے۔ کیونکہ میں بھی یہ لوگ اسلام کے خلاف لٹریچر لٹ کر رہتے رہتے ہیں۔ اگر ہم ان کے دفاع میں ایک نہ ہوں گے تو مستقبل قریب میں ہمارے لئے خطرات غلیظہ ہوں گے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اندرونی اختلافات کو طان لسیان کر کے متوہہ جدوجہد سے میسائیوں کی اس جنگ میں خبر لیں۔
 عبد اللہ صالح

وولد لك الاولاد یعنی پہلی زندگی میں تو محض ایک درویش تھا مگر دوسری زندگی میں خدا نے مجھے بیرونی اور بیرونی دینے اور آوصاحب خاندان ہوا واذا ملکت العالم ادبیین مسنہ یعنی چالیس سال تک اسے اس طرح سلطنت کی کہ دنیا کے کسی براعظم اور کسی ملک میں کوئی اور بادشاہ نہ تھا۔ بلکہ چالیس سال تک بلا شرکت غیر سے ساری دنیا پر لوگوں میں الملک بجا رہا واذا مت خدا فنت فی قلوبنا قمر النبیین یعنی ہمارا یہ انعام بھی یاد کر لیں کہ جب تو فرمت ہو کر سید الانبیاء کی قبر میں پہلو بہ پہلو جا لیں گے مگر کس قدر حیرانی کی بات اور کس قدر تعجب انگیزہ امر ہے کہ قرآن مجید دوسری زندگی کا ایک انعام بھی نہیں گناتا یہ کیوں؟
 دوسری زندگی کے انعامات کا کیوں ذکر نہیں کیا

سنو اور کان کھو کھو سنو اور آنھیں کھول کر دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے قیامت کے دن دوسری زندگی کے انعامات حالانکہ بقول ہمارے دوسری زندگی نہایت شان و شوکت نہایت کامیابی نہایت گدغرف سے گزر چکے ہیں۔ اس لئے نہیں گناتا کہ ہمارے علم و خیر خدا ہمارے علم الغیب آتے کہ ہمارے علم میں مسیح کی دوسری زندگی آئی ہی نہیں۔ اور مسیح ایک دفعہ دنیا میں رہ کر زندہ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ پہنچا تھیوت کے مطابق زمین پر زندہ رہا۔ اور دنیا ہی قیامت کے موافق اسی زمین میں وفات پا کر سرنگ کے محلہ خانیار میں صور اسرافیل کے انتظار میں انیس سو سال سے لیٹا ہوا ہے لیکن اگر حضرت عیسیٰ کی ایک اور زندگی بھی ہوتی۔ اور اس میں انعام بھی مقدور ہوتے۔ اور اس زندگی کے انعام پہلی زندگی کے انعاموں سے ہزاروں درجہ بڑھ کر ہوتے تو ہمارا علم و خیر خدا اہل ایمان قیامت کے دن اپنے بندے کے مسیح کو اپنے انعام گناتے وقت وہ انعام بھی ضرور گناتا۔ کیونکہ انعام یاد دلائے کی جو اعراض اور سخت ہے۔ وہ بڑے انعام کے گناتے کے بغیر پوری نہیں ہوتی۔ کی ایک انسان جس نے زندہ کو ایک دفعہ ایک سید احمد دوسری دفعہ ایک نزار دیکھ کر دبا جو زندہ پر اپنے احسان گناتے تو سہاڑے ایک جزیرہ دیکھ کر صرف پہلے دفعہ یعنی ایک دفعہ کا احسان یاد دلائے گا وہ نہیں دیکھ کر نہیں بلا کہ سب سے پہلے ایک جزیرہ دیکھ کر احسان یاد دلائیگا اسی طرح اگر حضرت عیسیٰ دوسری دفعہ دنیا میں نشوونما لانے والے ہوتے اور دوسری نشوونما آدھی میں ان پہلی آمد سے زیادہ بڑے انعام مقدور ہوتے۔ تو قیامت کے دن جبکہ دوسری آمد کے بڑے بڑے انعام ان پر وارد ہو چکے ہوں گے خدا کبھی یہ نہ کرنا کہ صرف پہلی زندگی کے انعام

حب امطر از حب دہ۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولد ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولد کے لئے خودہ روئے۔ حکیم نظام جان اینسٹرنز گوجرانوالہ

قاعدہ لیسنہ القرآن

قاعدہ لیسنہ القرآن اور قرآن کریم بطرز لیسنہ القرآن کا دفتر اب ریلوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ اس سے کہ بعض بددیانت لوگ اس کی نقل چھپ کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور یہ سے سادے ٹوٹوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ کہ گویا یہ لوگ دفتر لیسنہ القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ لوگ چھپنے لپٹیں ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا تو ہم اس کا اعلان کر دیں گے۔ دست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر لیسنہ القرآن ریلوہ سے مل سکتے ہیں۔ اور وہیں درخواستیں آنی جائیں۔ بدیہیہ قاعدہ ۴ روپے اور قاعدہ مکمل ۱۰ روپے یا ۴ روپے قرآن مجید مجلد روئے۔ قرآن کریم غیر مجلد ۵ روپے زیادہ تعداد مثلاً ۱۰ روپے دفتر میں لکھ کر لیٹ مقرر کر دیں۔

منیجر قاعدہ لیسنہ القرآن ریلوہ

ضرورت

دفتر مجلس مذاہم الاحمدیہ مرکزیہ ریلوہ میں ایک کراک اور دو الیکٹران کی آسامیاں خالی ہیں جن کو یکم جنوری تک لے کر لیا جانا مقصود ہے۔
منشرا لٹری کے آسامی کراک
۱۔ امیدوار کم از کم بیگ یا اس کے برابر کا امتحان پاس ہو۔ زیادہ تسلیم والے کو ترجیح دی جائے گی۔ مثلاً اچھا ہو۔ کم از کم تین سال کا دفتری تجربہ ہو۔ اور وہ انگریزی میں حفا و کتابت کر سکتا ہو۔
تجوہز ۲۰ - ۲۵ - ۵۰
کے آسامی میں ابتدائی تجزیہ سچاس روپے دی جائے گی۔ منصفانی الاؤنس ۱۲ روپے اس کے علاوہ ہوگا۔

منشرا لٹری کے الیکٹران

۱۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو یا اس کے برابر کا امتحان پاس ہو۔ تقریر کر سکتا ہو۔ تعلیم کے کام میں تجربہ رکھنے والے اور دینی علوم سے بہرہ ور کو ترجیح دی جائے گی۔
تجوہز ۲۰ - ۲۵ - ۵۰
کے آسامی میں ابتدائی تجزیہ سچاس روپے دی جائے گی۔ منصفانی الاؤنس چودہ روپے اس کے علاوہ ہوگا۔ قواعد کے مطابق سفر خرچہ دیا جائے گا۔
تمام درجہ امتحان ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء تک مقرر ہوا ہے۔
مرکز ریلوہ کے آسامی میں۔
معتبرہ مذاہم الاحمدیہ یہ مرکز ریلوہ ہے۔

کراچی میں تبلیغ احمدیت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اثنی عشری علیہ السلام نے فرما کر کے ارشاد کے مطابق احباب جماعت اپنے زیر تبلیغ احباب کی تبلیغ سے ملاقات کرتے ہیں۔ چنانچہ ماہ نومبر میں ۹۵ افراد کی ملاقات کی گئی۔
۲۳ حضوروں نے کیونز م کے روکے لئے مخصوص صحت سے پر ایات فرمائی تھیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک ٹریکٹ دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ یعنی کیونز م پر دس ہزار اس ٹریکٹ کو کالجوں، ہوسٹلوں اور جہاں جہاں بھی کراہیوں کے اڈے تھے چھپوایا گیا۔ تین حصے کئے گئے جس میں کالج کے طلباء کو مدعو کیا گیا۔ اور کیونز م کے متعلق سوالات جوابات دیئے گئے۔
۲۳ حضوروں نے کیونز م پر ایات فرمائی تھیں، ایک ٹریکٹ کی صورت میں چھپوایا گیا۔ جس کی کاپی پر کیونز م کے روکے لئے تبلیغ کے پتے لکھوائے گئے۔ اور اس ٹریکٹ کو A.S.A اور اسلامی ممالک کے سفارتخانوں میں بھیجوا یا گیا۔
دو ہزار ٹریکٹیں *Wahab and Believer in Islam* چھپوایا گیا۔ اور اس پر پتے لکھوائے گئے۔
۲۴ ایک تبلیغی کلب قائم کی گئی۔ اور ایک احمدیہ

نقد و نظر کلام محمد و ہر حصہ مکمل

محمد یامین تاجر کتب شاہ داغ ۳۳
مصری شاہ لاہور نے کلام محمد کا یہ دستاویز جدید شدت ندر اور لیبیشن صحیح طور پر بہت اچھے کاغذ لکھا ہے۔ چھپائی سے شائع کیا گیا ہے۔ اہمیت بھی دہی صحت ماہ آئے جلد جلد ایک روپیہ دو گنے رکھی ہے۔
اس میں آج تک حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اثنی عشری والصلح الموعود علیہ السلام حضرت العزیز کی ساری کی ساری نظیہ معہ عنوانوں اور ہر نظم و شعر کو حوالے کے ساتھ با ترتیب جمع کیا گیا ہے۔ بڑی محنت کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا پندرہ سے دست لنگواکتے ہیں۔

سندھ میں تبلیغ احمدیت

عصرہ زیر رپورٹ میں سندھ ذیل جامعوں کی طرف سے ماہ نومبر کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔
باڈی ۱۔ کمال ڈیرہ - چاک علی - ۲۵۰ سکھ - ڈوگٹ لفظ اسٹیٹ۔ مانگھر۔ محمد آباد۔ صدیو ویرو میر پور خاص۔

موصول شدہ رپورٹوں کی رو سے ۲۲۲ میں سے ۱۹۹ احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ لٹریچر کے تعداد ۲۳۲ تقسیم کیا گیا۔ ۳۱ مقامات میں تبلیغ ہوئی۔ ۲۵۸ احباب زیر تبلیغ رہے۔ بیعتوں کی تعداد ۲ ہے۔

باڈی ۱۔ کنری سکھ میں سیرۃ النبی کے کامیاب جلسے منعقد ہوئے۔ سندھ ٹریکٹ ترجمہ احمدیت کا بیچنا م، دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا جو کہ تقسیم کیا جائے گا۔

ترک سفارتی نمائندوں کا اجلاس

دشمن ہمارے جنوری معلوم ہوا ہے کہ اس ہینڈ کے آؤٹریک مشرق وسطیٰ میں متعین ترک سفارتی نمائندوں کا انقرہ میں ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں عالمی حالات اور ان کے منطقی عرب ممالک کے رویہ پر گفتگو کی جائے گی۔

الفضلہ میں اشتہاد دنیا کی کیا مہمانی

تربیاتی اہل حلال ضائع ہو جائے ہیں یا چھپے فوٹ ہو جائے ہیں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے درخاندان نور الدین جو دھامسل بلدنگ کاھو

قیمت اخبار!

بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں
وی پی کا انتظار نہ کریں
اس میں آپ کو فائدہ ہے۔
(منیجر)

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا غضب

متواتر کیوں ہو رہا ہے
کا ڈٹ آنے پر

مفت

عین اللہ دین سکندر آباد دکن

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ پی۔ بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن آرام و سفر کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ آڈھ سرائے سلطان اور لوہاریہ دروازہ وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۳۔ ۵ بجے شام چلتی ہے۔
جوہدی سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

لٹری سوسائٹی کا قیام ہوا۔ اس کے صدر مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ میں۔ زیر تبلیغ افراد کو دعوت نامہ کے ذریعہ مدعو کیا جاتا ہے اور مقررہ مبلغ پر تقریر کے بعد مولات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے چار جلسے ہو چکے ہیں۔ ہر جلسہ میں سچاس سے ۹۰ افراد تک افراد لائبرٹیلینغ، خالی ہوتے ہیں اس سال کی جی سے پانچ ٹریکٹ شائع ہوئے۔ جن میں سے دو ٹریکٹ مجلس مذاہم الاحمدیہ شائع کئے۔

- ۱۔ وہ ناجی فرنسہ
- ۲۔ پریس کانفرنس کرچی ۱۹۵۰
- ۳۔ *Wahab and Believer in Islam*
- ۴۔ کیونز م پر دس سوالات (۵) اسلام کے سچے عقیدے (۶) منسلک لطارت دعوت تبلیغ

جملہ مردانہ امراض کا

ہر جنسی کامیاب علاج کی کاروباری کے لئے ہمیں کے شہور بندہ سارا تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد رفیع مہر کے مشورہ کریں۔ اگر آپ بالکل کمزور ہو چکے ہوں۔ اور کسی قسم کے علاج سے نازہ نہیں ہوتا۔ تو جانی صورت کیلئے ڈاکٹر محمد صاحب ہونے کے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی مشہور تجربہ بندہ دونی لوہاریہ کی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر زخمیہ نازہ دیتی ہے چہاں ریل ہوگی بلڈنگ ایسی منزل لغت روڈ کے ہر ڈیرہ ناری لاہور خطہ تابع کیلئے جوائی ٹریکٹ ارسال فرمائیں۔ اشاعت مشورہ ۱۹۵۰ بجے سے ۱ بجے تک۔

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ پی۔ بس سروس

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ پی۔ بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن آرام و سفر کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ آڈھ سرائے سلطان اور لوہاریہ دروازہ وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۳۔ ۵ بجے شام چلتی ہے۔
جوہدی سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

کشمیر میں دولت مشترکہ کی فوج رکھنے کی تجویز ہندوستان نے مسترد کر دی لندن میں وزیر اعظم پاکستان کا بیان

لندن ۱۶ جنوری - مسٹر یاقوت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے یہ تجویز مسترد کر دی کہ دولت مشترکہ کی فوجیں کشمیر میں استصواب سے پہلے باہر رکھی جائیں۔ دولت مشترکہ کی یہ فوجیں استصواب کے ختم ہونے کے فوراً بعد واپس مٹائی جائیں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کشمیر میں فوجیں رکھنے کا غرض یہ نہیں کرنا تھا کہ ریاست کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ اس کے جواب میں

دولت مشترکہ کے بڑے وزیروں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ کیوں نہ دولت مشترکہ کے دوسرے اراکان کی فوج بھیجی جائے تاکہ وہ استصواب سے پہلے اور استصواب کے بعد کشمیر میں امن قائم رکھ سکے انہوں نے یہ بھی تجویز رکھی کہ جس ملک کی فوج بھیجی جاوے وہ ملک جی تمام اضراجات برداشت کرے۔ یہ تجویز معقول و برہمائی میں منظور کر لی۔

آپ نے مزید کہا کہ اس بات پر یہ کامل اتفاق کا اظہار کیا گیا کہ کشمیر میں آزادانہ استصواب کو دیا جائے۔ اس کی اولین شرط یہ ہے کہ کشمیر سے تمام فوجوں کو نکال لیا جائے کیونکہ اس وقت تک کشمیر میں آزادانہ استصواب نہیں ہو سکتا۔ جب تک فوجیں وہاں ہیں۔ وزیر اعظم کی کانفرنس میں اس بحران کو ختم کرنے کے سوال پر فرمایا گیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی تجویز رکھی گئی کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کی فوجیں کشمیر میں رکھی جائیں یہ تجویز بھی پنڈت نہرو نے رد کر دی۔

آپ نے فرمایا کہ ایک تجویز بھی رکھی گئی تھی کہ جنرل ٹھو جو ناظم استصواب ہیں انہیں اس امر کا اختیار دیا جائے کہ وہ امن قائم کرنے کے لئے علاقائی فوج بھیجیں۔ اس سلسلہ میں تجویز پیش کی گئی کہ آزاد کشمیر کی فوجوں اور قومی لیٹیا کو توڑ دیا جائے۔ پاکستان نے یہ تجویز منظور کر لی۔ لیکن پنڈت نہرو نے اسے بھی رد کر دیا۔ سوال کیا گیا کہ اگر دولت مشترکہ کی فوج بھیجی تو معاہدہ ہو جائے تو کون سا ملک فوج بھیجتا۔ آپ نے جواب دیا کہ اسٹریٹجیا نیوزی لینڈ اور فلپائن۔

وزیر اعظم صوبہ سرحد واپس سرحد چلے گئے
ڈیرہ اسماعیل خاں، ۱۶ جنوری - صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خاں عبدالعظیم خاں آج بعد دوپہر پنجاب کا ایک محفل کا دورہ کرنے کے بعد دہلیس پہنچ گئے ہیں۔

ایوان صنعت و تجارت کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ملک میں سماعت و حرمت کو ترقی دینے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

باہم اختلافاً دولت مشترکہ کو ختم کر دینے کا موجب ہوگا

لندن ۱۶ جنوری - مسٹر یاقوت علی خاں نے سرفیڈرک بورن کی زیر صدارت لندن میں پاکستان سوسائٹی کے افتتاحیہ اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ میں پاکستان کے لئے فیڈرل سگالی کے کافی جذبات موجود ہیں اور اگر اس سلسلہ میں کبھی کوئی غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے تو اسکی دھج پاکستان سے پوری طرح واقفیت کا نہ ہونا ہے اور اسلئے پاکستان سوسائٹی دونوں ملکوں کو ایک دوسرے سے زیادہ قریب لانے میں نمایاں کام کر سکتی ہے۔

مسٹر یاقوت علی خاں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "جب میں نے پہلے یہ تجویز پیش کی کہ لندن میں کشمیر کے مسئلہ پر بھی گفتگو ہونی چاہئے۔ تو شروع میں اسے مناسب رنگ میں لے لیا گیا۔ میں شرکت کے سائے محسوس کرنا تھا کہ کانفرنس کا یہ بھی ایک کام ہے اور میں وزیر اعظم کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس وقت اور محنت صرف کی کہ مسئلہ کو حل کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ صرف گفتگو ہی کے ذریعہ نہیں بلکہ قطعی تجاویز بھی پیش کی گئیں۔ یہ تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء نے اکٹھے ہو کر دولت مشترکہ ہی کے دونوں ملکوں کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

کانفرنس کی تفصیل اور وزیر اعظم کی پیش کردہ تین تجاویز کا ذکر کرنے کے بعد مسٹر یاقوت علی خاں نے کہا کہ دولت مشترکہ کی اس طرح مسائل پر گفتگو کے لئے نیا رشتہ ہو گیا ہے کہ وہ اپنے اراکان کے باہمی اختلافات کے متعلق خاموش رہنے کا پرانا اصول ترک نہ کرے۔ اس وقت تک یہ افریقہ باقی رہے گا۔ کہ دولت مشترکہ ٹوٹ جائے گی جو ایک بڑا سانحہ ہو سکتا ہے۔ مختلف عقائد رنگ اور تہذیب کی اتنی قوموں کو اکٹھا کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن اسکا ٹوٹ جانا بہت آسان ہے۔

پاکستان کے لئے سر سے مسج کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر یاقوت علی خاں نے کہا کہ اب پاکستان اچھی طرح خود بخود پر فخر کر سکتا ہے۔ تقسیم کے بعد سے اپنی فوجوں کو درست کرنے میں پاکستان کو سوا پندرہ لاکھ فوجی افسروں کے اور کسی سے مدد نہیں ملی۔ لیکن ان افسروں نے پاکستان کی خدمت دیسی ہی دیانت اور وفاداری کے ساتھ کی۔ جیسی کوئی پاکستان کرتا۔ مسٹر یاقوت علی خاں نے پاکستانی عوام کا بھی ۲

وزرائے اعظم کے مشترکہ بیان پر برطانوی جرائد کا تبصرہ

لندن ۱۶ جنوری (بذریعہ ریڈیو)۔ دولت مشترکہ کے وزراء نے عظیم الشان کانفرنس کے خاتمہ پر ایک بیان جاری کیا تھا۔ اس پر بہت سے برطانوی اخباروں نے تبصرہ کیا ہے۔ نیوز کیڑا میکس کا کہنا ہے۔ کہ اسکی اہمیت اس واسطے اور بھی زیادہ ہے کہ اس میں ہماری ایک بڑی اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے خاص کر اس میں ایک ایسے اصول کو مد نظر رکھا گیا ہے جس کا ہمیں برسوں سے انتظار تھا۔ دنیا میں امن اور جنگ کے بارے میں لوگوں کی یادداشت عام طور پر کو در واقع ہوتی ہے۔ اس کا ایک خاص سبب خوف نہیں بلکہ گھبراہٹ ہے۔ متعدد خطرات کے باوجود بھی برطانوی پالیسی کے اصول اٹل رہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے تھے کہ کیا اس کا مقصد یہ نہیں کہ ہم کو کم عقلی کی بنا پر خواہ مخواہ تباہی اور بربادی کے حار میں دھکیلا جا رہا ہے اس بیان کو پڑھنے کے بعد انہیں یقین آجانا چاہتا ہے۔ کہ انکا یہ خیال بالکل غلط ہے۔

شام میں کمیونل قومی ملکیت بنائی جائیگی

دشمن، ۱۶ جنوری - شامی وزیر تعمیرات عامہ مسٹر احمد بکوان نے بھی۔ ٹریم اور پانی کی دمشق اور حلب کی کمیٹیوں سے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں درہم تقسیم کے غیر معمولی اصلاحات نہ کریں، نہ بڑے نو بیوں کی ذمہ داری میں نہ ہی زیادہ رقم منظور کریں یہ وہ کمپنیاں ہیں۔ جن کو قومی ملکیت بنانے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

ص شکر یہ ادا کیا۔ جن کی تمنا کوششوں سے پاکستان تقسیم کے زمانہ کی مشکلات سے عبور ہو سکا تھا۔ (اسٹار)